اور ۱۹۲۳ء میں مستقل ہو گئے۔

۱۲۔ حافظ صدیق صاحب

نائب امام کی حیثیت سے آپ نے کچھ عرصہ یہ خدمت انجام دی اس کے بعد موتی مسجد میں تبادلہ ہو گیا۔ لیکن ایک ماہ کے بعد ہی پھر آپ کو جامع مسجد میں بلا لیا گیا۔ جہاں کچھ مدت رہے۔

۱۳۔ مولوی جلال میر صاحب افغانی

نائب امام کی حیثیت سے آپ نے صرف ایک ماہ کام کیا اس کے بعد آپ کا تبادلہ کربلا کی مسجد میں کر دیا گیا۔

۱۴۔ قاری محمد امین الدین صاحب

نائب امام کی حیثیت سے آپ کا ذکر دبدبۂ سکندری شمارہ ۷، ۲ر اگست ۱۹۴۴ء میں ملتا ہے۔ فروری ۱۹۴۹ء میں آپ امام اوّل ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۵۱ء میں آپ پاکستان چلے گئے۔

۱۵۔ مولوی محمد افضل صاحب افغانی

ابتداء ۱۹۴۶ء میں ایک ماہ کے لئے نائب امام مقرر ہوئے لیکن بسبب اختلاف عقائد ناپسندیدہ برطرف کر دیئے گئے۔

۱۶۔ حافظ محمد وحید الرحمٰن صاحب مجددی

آپ بھی ۱۹۴۶ء میں صرف تین چار ماہ ہی بحیثیت نائب امام رہے

۱۷۔ قاری عبدالحق خاں صاحب

۱۹۴۶ میں بحیثیت نائب امام آپ کا تقرر ہوا اور ۱۹۵۱ء [illegible] چلے گئے

© rasailojaraid.com

لیکن ۱۱ر جنوری ۱۹۵۴ کو بوجہ اختلاف علیحدہ ہو گئے۔

۱۸۔ سید مرتضیٰ حسن صاحب قادری — آپ کا باضابطہ تقرر ۱۹۵۱ء میں بحیثیت نائب امام ہوا۔ اس سے پہلے آپ مؤذن کے عہدہ پر تھے۔ یکم مئی ۱۹۵۴ء کو آپ کا پیش امام کے عہدہ پر تقرر ہوا۔ ۱۹۸۴ء میں مستعفی ہو گئے۔

۱۹۔ مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی — یکم مئی ۱۹۵۴ء کو آپ کا پیش امام کے عہدہ پر تقرر ہوا لیکن دسمبر ۱۹۵۷ء آپ برطرف ہو گئے۔

۲۰۔ خطیب اعظم مولانا وجیہ الدین احمد خاں صاحب قادری مجددی — ۱۳ر جنوری ۱۹۵۸ء میں آپ باقاعدہ امام کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ اس سے پہلے آپ مختلف اوقات میں خطیب کی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے۔ یکم نومبر ۱۹۷۴ء کو آپ اس عہدہ سے سبکدوش ہو گئے۔

۲۱۔ مفتی محبوب علی صاحب قادری (پرنسپل جامع العلوم فرقانیہ رامپور) — ویسے تو آپ ۱۹۵۸ء سے بحیثیت نائب امام تھے لیکن آپ کا باضابطہ تقرر ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۴ء سے ہوا ہے جس پر آپ فائز ہیں۔

۲۲۔ مولوی سید احمد علی صاحب چشتی نظامی — یکم جولائی ۱۹۸۰ء سے بحیثیت خطیب آپ کا تقرر ہوا ہے۔

۲۳۔ مولوی محمد عطاء اللہ خان — آپ کا تقرر ۷ر مئی ۱۹۸۴ء کو بحیثیت امام ہوا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ جات

۱۔ اخبار الصنادید حصہ اوّل مولفہ نجم الغنی خاں مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ طبع ۱۹۱۸ء صفحہ ۵۹۸ ۔

۲۔ انتخاب یادگار مؤلفہ امیر احمد مینائی مطبوعہ تاج المطابع (رام پور) ۱۲۹۰ھ صفحہ ۳۷ ۔

۳۔ مضمون "مدرسہ عالیہ رام پور" از کلب علی خاں فائق شائع شدہ علم و آگہی کراچی علمی ادارے نمبر ۱۹۶۴ - ۶۵ء صفحہ ۲۹ ۔

۴۔ حالات خاندان مولوی غلام جیلانی خاں جسٹس ارشاد اللہ خاں مطبوعہ کراچی صفحہ ۷ ۔

۵۔ تذکرہ کاملان رام پور مولفہ احمد علی شوق رام پوری مطبوعہ ہمدرد پریس دہلی ۱۹۲۹ء صفحہ ۷۶

۶۔ تاریخ بدیع مصنفہ امیر اللہ تسلیم مطبوعہ حسنی پریس رام پور ۱۲۹۸ھ صفحہ ۳

۷۔ اخبار الصنادید ایڈیشن ۱۹۰۶ء مطبوعہ خادم التعلیم اسٹیم پریس لاہور صفحہ ۹۳۶

۹۔ اخبار الصنادید جلد دوم ایڈیشن ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۸۳

۱۰۔ مضمون "ہم نے ہندوستان میں کیا چھوڑا ؟ علمائے روہیل کھنڈ" از محمد ایوب قادری، شائع شدہ رسالہ العلم کراچی جلد ۳ شمارہ ۳ صفحہ ۸۸

۱۱۔ تاریخ بدیع صفحہ ۲۱۱ ۔

۱۲۔ ہفتہ وار دبدبۂ سکندری رام پور جلد ۴۸ مورخہ [illegible] صفحہ ۱۲

۱۳۔ دبدبۂ سکندری جلد ۴۹ شمارہ ۳۸ مورخہ کیم ستمبر [illegible] صفحہ ۱۲

۱۴۔ اخبار الصنادید حصہ اول ایڈیشن ۱۹۱۸ء صفحہ [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دبدبۂ سکندری مورخہ ۱۴ر اگست ۱۹۳۹ء

تذکرہ کاملانِ رام پور صفحہ ۲۵۳

خود نوشت بیاض مولوی منور علی صاحب مملوکہ صغیر احمد صاحب (مرحوم)

تواریخ آئینۂ تصوف از محمد حسن صابری، لاہور آرٹ پریس لاہور، ۱۹۷۴ء صفحہ ۵۰۹۔

رام پور اسٹیٹ گزٹ جلد ۳ شمارہ ۱۵ مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۸۹۱ء۔

دبدبۂ سکندری جلد ۴۹ شمارہ ۳۴ مورخہ ۴ر اگست ۱۹۱۳ء۔

رام پور اسٹیٹ گزٹ جلد ۳ شمارہ ۱۵۔

رام پور اسٹیٹ گزٹ ۱۹۰۳ و دبدبۂ سکندری ۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۱ء

دبدبۂ سکندری جلد ۴۵ شمارہ ۴۴ مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۹ء

اسلام کا اقتصادی نظام

● ــــ تالیف: مجاہد ملت مولانا محمد حفظ الرحمٰنؒ

ایک عظیم الشان کتاب جس میں اسلام کے پیش کیے ہوئے اصول و قوانین کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے تمام معاشی نظاموں میں صرف اسلام کا اقتصادی نظام ہی ایسا نظام ہے جس نے محنت و سرمایہ کا صحیح توازن قائم کر کے اعتدال کا راستہ نکالا ہے اور جس پر عمل کرنے کے بعد سرمایہ و محنت کی کشمکش ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔

صفحات ۳۰۸ بڑی تقطیع قیمت ۳۰/- روپے مجلد ۴۰/- روپے

ندوۃ المصنفین، اردو بازار جامع مسجد دہلی

© rasailojaraid.com